

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو انیس

تاریخی سنگِ میل کی نبوتی اہمیت: بائبل کی رمزیات کے ذریعے آخری دنوں کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-03-06

ایک لاکھ چوالیس ہزار اُن لوگوں کے طور پر پیش کیے گئے ہیں جنہیں عہد کے پیامبر نے پاک کیا ہے، اور عظیم ہجوم کی نمائندگی شہادت کے سفید جاموں سے کی جاتی ہے۔ آخری ایام کے دو مقدس ادوار میں سے پہلا اُس پیامبر کے کام کی نشاندہی کرتا ہے جو عہد کے پیامبر کے لیے راہ ہموار کرتا ہے، اور دوسرا دور ایلیاہ کے کام کی نمائندگی کرتا ہے۔ پہلا دور لاوڈیکہ کی ایڈونٹسٹ تحریک کے زندہ لوگوں کی تفتیشی عدالت کی نمائندگی کرتا ہے اور دوسرا دور جدید روم کی تنفیذی عدالت کی نمائندگی کرتا ہے۔

آخری دنوں میں شہروں سے نکلنے کی "علامت" کو لاوڈیقائی ایڈونٹزم نے غلط سمجھ لیا ہے۔ سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ 66 تا 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کے لیے انتباہی علامت کی ایک مثال فراہم کرتی ہے۔

وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ہم، ابتدائی شاگردوں کی طرح، ویران اور سنسان مقامات میں پناہ تلاش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جس طرح رومی افواج کی طرف سے یروشلم کا محاصرہ یہودیہ کے مسیحیوں کے لیے فرار کا اشارہ تھا، اسی طرح پاپائی سبت کو نافذ کرنے والے فرمان کے تحت ہماری قوم کی جانب سے اختیار کا استعمال ہمارے لیے ایک تنبیہ ہوگا۔ تب بڑے شہروں کو چھوڑ دینے کا وقت ہوگا، تاکہ بعد ازاں چھوٹے شہروں کو بھی چھوڑ کر پہاڑوں کے درمیان الگ تھلگ مقامات میں گوشہ نشین رہائش گاہوں کی طرف منتقل ہونے کی تیاری کی جائے۔ شہادتیں، جلد 5، 464۔

یروشلم کا وہ محاصرہ جو بھاگ نکلنے کی نشانی تھا، سیسٹینس کی جانب سے کیا گیا پہلا محاصرہ تھا۔ لہذا سیسٹینس ایک ایسا خطرہ تھا جو عارضی طور پر ٹل گیا، کیونکہ جب اس نے محاصرہ باندھا تو پھر وہ پراسرار طور پر واپس ہٹ گیا، اور مورخین کبھی بھی اس کے ایسا کرنے کی منطق متعین نہیں کر سکے۔

قیسٹینس کے ماتحت رومیوں نے شہر کو گھیر لینے کے بعد، جب ہر چیز فوری حملے کے لیے سازگار نظر آتی تھی، غیر متوقع طور پر محاصرہ ترک کر دیا۔ عظیم کشمکش، 31۔

1880ء اور 1890ء کی دہائیوں میں نیو ہیمپشائر کے سینیٹر ہنری ڈبلیو. بلیر نے کانگریس میں کئی بل پیش کیے تاکہ اتوار کو قومی یومِ آرام قرار دیا جائے۔ ان بلوں کو عام طور پر "Sunday Bills" کہا جاتا تھا۔ سینیٹر بلیر اتوار کو یومِ آرام اور مذہبی پاسداری کے طور پر منانے کے مضبوط حامی تھے۔ ان کا یقین تھا کہ ایک یکساں یومِ آرام امریکی معاشرے پر اخلاقی اور سماجی طور پر مثبت اثرات ڈالے گا۔ اگرچہ ان کی کوششوں کو کچھ حمایت ملی، خصوصاً مذہبی گروہوں کی طرف سے، لیکن انہیں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا، جس میں چرچ اور ریاست کی علیحدگی سے متعلق خدشات شامل تھے۔

یہ اتوار کی قانون سازی کو منظور کرانے کی پہلی کوشش تھی، زمین سے نکلنے والے اُس حیوان کی تاریخ میں جس کے مقدر میں تھا کہ بالآخر جب وہ اتوار کا قانون منظور کرے گا تو اڑدہا کی مانند بولے گا۔ بلیر کے انہی سلسلہ وار بلوں کی اے ٹی جونز، جو 1888 کی جنرل کانفرنس سیشن کے پیغام رساں میں سے ایک تھا، نے کانگریس کے ایوانوں میں جا کر نہایت فصاحت سے مخالفت کی۔ چند کوششوں کے بعد سینیٹر بلیر کے قومی یومِ آرام کے لیے دباؤ کی رفتار کم پڑ گئی۔ اس تاریخ اور قومی یومِ آرام (اتوار) کے مضمرات کے براہِ راست تعلق کے ساتھ، ایلن وائٹ کی ہدایات کے تاریخی ریکارڈ کا

جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

اتوار کے قانون کے بارے میں اُس کی تنبیہوں کے جائزے میں جو بات سامنے آتی ہے، وہ سنگین ہے اور لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم میں وسیع پیمانے پر غلط سمجھی گئی ہے۔ شہروں سے باہر ہونے کی ضرورت کے تناظر میں، جس کے بارے میں مذکورہ اقتباس میں اُس نے لکھا کہ، "تب بڑے شہروں کو چھوڑنے کا وقت ہوگا، تاکہ چھوٹے شہروں کو چھوڑنے کی تیاری کی جا سکے اور پہاڑوں کے درمیان الگ تہلگ مقامات میں گوشہ نشین گھروں کی طرف رخ کیا جا سکے۔" وہ بارہا یہ تعلیم دیتی رہیں کہ خدا کے لوگوں کو دیہی علاقوں میں رہنا چاہیے، لیکن 1888 سے پہلے دیہی زندگی کے بارے میں اُن کی نصیحتیں شہروں سے نکلنے کی ہدایت کو اس سیاق میں رکھتی ہیں کہ عنقریب خدا کے لوگوں کو شہروں سے نکلنا ہوگا۔ 1888 کے بعد، دیہی زندگی سے متعلق اپنی تحریری ہدایات میں، وہ اس مشورے سے کبھی نہیں ہٹیں کہ ہمیں پہلے ہی شہروں سے باہر ہونا چاہیے۔

تاریخ میں نمودار ہونے والے بلیر کے "قومی یوم آرام" کے بل شہروں سے نکلنے کی "نشانی" تھی، اور اگرچہ یہ بل کام کی تکمیل کے لیے درکار رفتار کھو بیٹھے اور تاریخ کی تاریکی میں گم ہو گئے، تب بھی فرار کی "نشانی" دے دی گئی تھی۔ یہ نشانی پہلے محاصرے کے تاریخی سنگ میل پر دی گئی تھی، جو سیسٹینس لے کر آیا تھا۔ جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی طیطس کے محاصرے سے ہوتی ہے، اور جب وہ محاصرہ اُٹے گا تو اگر کوئی لاودیکیائی ایڈونٹسٹ اب بھی شہروں میں ہوں گے، تو وہ شہروں کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے۔

آخری دنوں میں دو نبوتی ادوار ہیں۔ ان کے درمیان جلد آنے والا اتوار کا قانون حائل ہے۔ پہلا دور لاودکیائی ایڈونٹسٹ میں زندگی کی تحقیقی عدالت ہے، اور دوسرا دور روم کی فاحشہ پر تنفیذی عدالت ہے۔ ان دونوں ادوار کی بار بار مثالیں دی گئی ہیں، کیونکہ انہی دو ادوار میں دس کنواریوں کی تمثیل حرف بہ حرف پوری ہوتی ہے، جیسے کہ میلرائیٹ تاریخ میں ہوئی تھی۔ تمثیل میں تاخیر کا وقت وہی ہے جو حقوق باب دوم میں ہے، اس لیے جن دو ادوار پر ہم غور کر رہے ہیں وہ حقوق باب دوم سے بھی واضح کیے گئے تھے۔ دس کنواریوں کی تمثیل اور حقوق باب دوم میلرائیٹ تاریخ میں حرف بہ حرف پورے ہوئے، اور جب ایسا ہوا تو حرقی ایل باب بارہ، آیات اکیس تا اٹھائیس بھی پوری ہوئیں۔

حرقی ایل کے باب بارہ کی آخری آٹھ آیات ایک ایسے وقت کی نشاندہی کرتی ہیں جب "ہر رویا کا اثر" پورا ہوگا، یعنی وہ وقت جب خدا اپنی روپاؤں کو "اب مزید طول نہیں دے گا"۔ وہ دو تاریخی ادوار جو بارہا دہرائے جاتے ہیں اور لاودیکیائی ایڈونٹسٹ میں زندگی کی عدالتِ تحقیقی، اور صور کی فاحشہ کی عدالتِ تنفیذی کی نشاندہی کرتے ہیں، وہی نبوتی مدت ہیں جن میں بائبل کی ہر رویا اپنی کامل اور آخری تکمیل تک پہنچتی ہے۔ اسی مدت میں ایک لاکھ چوالیس ہزار قائم کیے جاتے ہیں، اور وہ اس طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں جو نہیں مرتے بلکہ مسیح کی واپسی تک زندہ رہتے ہیں۔ لوقا باب اکیس میں مسیح ایک "نشان" بتاتے ہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ نسل کب آ پہنچی ہے۔

ان دو تاریخی سلسلوں میں جن کی نمائندگی 'فرار' کے 'نشان' سے ہوتی ہے، جیسا کہ مسیح نے 'مکروہ ویرانی' کے تعلق سے بیان کیا، دو ادوار متعین ہیں، اور ان کے آغاز اور انجام پر علامتیں ہیں—مدت کے آغاز میں ایک 'نشان' اور انجام پر 'نشانیوں'۔ وہ 'نشان' جسے مسیح نے اس آخری نسل کی نمائندگی کے طور پر بتایا جو اُس وقت تک زندہ رہے گی جب تک وہ بادلوں میں نہ آئے، اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم اب زمین کی تاریخ کی آخری نسل میں ہیں۔

لوقا کے باب اکیس میں، یسوع اُس تاریخی سلسلے کی نشاندہی کرتے ہیں جو ظاہری یروشلم کی ساڑھے تین سالہ پامالی اور تباہی (سن 66 سے سن 70 تک) سے شروع ہو کر روحانی یروشلم کی ساڑھے تین سالہ پامالی کے خاتمے تک پھیلا ہوا ہے، جو 538 میں شروع ہوئی اور 1798 میں ختم ہوئی۔

اور جب تم دیکھو کہ یروشلم لشکروں سے گھرا ہوا ہے تو جان لو کہ اس کی ویرانی قریب ہے۔ تب جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں؛ اور جو اس کے اندر ہوں وہ باہر نکل جائیں؛ اور جو دیہات میں ہوں وہ اس میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ یہ انتقام کے دن ہیں تاکہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ سب پورا ہو۔ لیکن ان دنوں حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والیوں پر افسوس! کیونکہ اس ملک میں بڑی مصیبت ہوگی اور اس قوم پر غضب نازل ہوگا۔ اور وہ تلوار کی دھار سے مارے جائیں گے اور سب قوموں میں اسیری میں لے جائے جائیں گے؛ اور غیر قوموں کے زمانے پورے ہونے تک یروشلم غیر قوموں کے ہاتھوں پامال کیا جائے گا۔ لوقا 21:20-24۔

غیر قوموں کی طرف سے یروشلم کو پامال کرنے کے "اوقات" جمع کی صورت میں ہیں، کیونکہ یہ دو باتوں کی نمائندگی کرتے ہیں: زمینی یروشلم کو پامال کرنا جو سن 70 میں ختم ہوا، اور روحانی یروشلم کو پامال کرنا جو 1798 میں ختم ہوا۔ غیر قومیں بت پرستی اور پاپائیت دونوں کی نمائندگی کرتی ہیں، اور یہی دو طاقتیں دانی ایل باب آٹھ کی اُس رؤیا کا موضوع ہیں جس میں سوال کیا جاتا ہے: "کب تک؟"

پھر میں نے ایک قدوس کو بات کرتے سنا، اور دوسرے قدوس نے اُس معین قدوس سے جو بات کر رہا تھا کہا، روزانہ قربانی، اور اُجڑا دینے والی سرکشی کی بابت یہ رؤیا کب تک رہے گی، کہ حرم اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ دانی ایل 8:13۔

لوقا باب اکیس میں "غیر قوموں کا زمانہ" سے مراد خدا کے انتقام کے وہ دو ہزار پانچ سو بیس سال ہیں جو شمالی مملکت کے خلاف 723 قبل مسیح میں شروع ہوئے اور 1798 میں اختتام پذیر ہوئے۔ سال 538 وہ وقت نشان زد کرتا ہے جب "گناہ کا آدمی" مقدس مقام میں کھڑا ہوا اور یہ اعلان کیا کہ وہ خدا ہے، اور یوں اس مدت کو بارہ سو ساٹھ برس کے دو مساوی ادوار میں تقسیم کر دیا گیا۔ بارہ سو ساٹھ برس کی دوسری مدت وہی تاریخ ہے جس کے اختتام کو لوقا باب اکیس، آیت چوبیس میں نشان زد کیا گیا ہے، جب "غیر قوموں کا زمانہ" پورا ہوا۔ اس تاریخی بیان میں جس کی نشاندہی یسوع اپنے شاگردوں کے لیے کر رہے ہیں، آیت چوبیس شاگردوں کو دی گئی شہادت کو 1798 میں "وقت انجام" تک لے آتی ہے۔ وہاں سے یسوع "ملرائٹ تحریک" سے وابستہ "نشانیوں" بیان کرنا شروع کرتے ہیں۔

اور سورج، چاند اور ستاروں میں نشان ہوں گے؛ اور زمین پر قوموں میں پریشانی ہوگی، حیرانی کے ساتھ؛ سمندر اور لہریں گرج اٹھیں گی؛ خوف سے اور ان باتوں کے اندیشے سے جو زمین پر آنے والی ہیں، لوگوں کے دل بیٹھ جائیں گے، کیونکہ آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ اور تب وہ ابن آدم کو بادل میں بڑی قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو اوپر دیکھو اور اپنے سر اٹھاؤ، کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔ لوقا 21:25-28۔

یسوع فرماتا ہے کہ "نشانیوں ہوں گی"، اور وہ انہیں یوں بیان کرتا ہے: سورج اور چاند میں، اور ستاروں میں نشانیوں؛ قوموں کی پریشانی؛ آسمانی قوتوں کا ہل جانا؛ اور پھر ابن آدم کا بادل میں آنا۔ یہ تمام "نشانیوں" میلرائٹ تاریخ میں پوری ہوئیں۔

نبوت نہ صرف مسیح کی آمد کے طریقہ اور مقصد کی پیشین گوئی کرتی ہے بلکہ ایسی نشانیوں بھی پیش کرتی ہے جن سے لوگ جان سکیں کہ وہ قریب ہے۔ یسوع نے فرمایا: 'سورج، چاند اور ستاروں میں نشانیوں ہوں گی۔' لوقا 21:25۔ 'سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا، اور آسمان کے ستارے گر پڑیں گے، اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی۔ اور پھر وہ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔' مرقس 13:24-26۔ مکاشفہ بیان کرنے والا دوسری آمد سے پہلے والی نشانیوں میں سے پہلی کو یوں بیان کرتا ہے: 'ایک بڑا زلزلہ آیا؛ اور سورج بالوں کی ٹاٹ کی مانند سیاہ ہو گیا، اور چاند خون کی مانند ہو گیا۔' مکاشفہ 6:12۔

ان نشانیوں کا مشاہدہ انیسویں صدی کے آغاز سے پہلے کیا گیا تھا۔ اس پیشگوئی کی تکمیل میں، سن 1755 میں، وہ سب سے بولناک زلزلہ واقع ہوا جو کبھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔ . .

پچیس سال بعد نبوت میں مذکور اگلا نشان ظاہر ہوا—سورج اور چاند کا تاریک ہونا۔ اس کو مزید نمایاں کرنے والی بات یہ تھی کہ اس کی تکمیل کا وقت صاف طور پر متعین کر دیا گیا تھا۔ نجات دہندہ کی اپنے شاگردوں سے کوہ زیتون پر گفتگو میں، کلیسیا کے لیے آزمائش کے طویل دور—پوپ کے ظلم و ستم کے 1260 سال—کا بیان کرنے کے بعد، جس کے بارے میں اُس نے وعدہ کیا تھا کہ مصیبت مختصر کی جائے گی، اُس نے اپنی آمد سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے چند واقعات کا ذکر کیا اور یہ بھی وقت مقرر کر دیا کہ ان میں سے پہلے کو کب دیکھا جائے گا: 'ان دنوں، اُس مصیبت کے بعد، سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔' مرقس 13:24۔ 1260 دن، یا سال، 1798 میں ختم ہوئے۔ ایک چوتھائی صدی پہلے ظلم و ستم تقریباً بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اس ظلم و ستم کے بعد، مسیح کے کلام کے مطابق، سورج کو تاریک ہونا تھا۔ 19 مئی 1780 کو یہ نبوت پوری ہو گئی۔ . .

مسیح نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اُس کی آمد کی علامتوں پر نگاہ رکھیں اور جب وہ اپنے آنے والے بادشاہ کی نشانیاں دیکھیں تو خوش ہوں۔ "جب یہ باتیں ہونے لگیں،" اُس نے کہا، "تو اوپر دیکھو اور اپنے سر اٹھاؤ؛ کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔" اُس نے اپنے پیروکاروں کو بہار میں کونپلیس نکالنے والے درختوں کی طرف متوجہ کیا اور کہا: "جب وہ اب پھوٹتے ہیں تو تم دیکھتے اور خود جانتے ہو کہ گرمی اب نزدیک ہے۔ اسی طرح تم بھی، جب یہ باتیں ہوتے دیکھو، جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔" لوقا 21:28، 30، 31۔ 304، 306-308۔ The Great Controversy.

تین روموں کی تہری تطبیق یہ واضح کرتی ہے کہ جب یروشلم کو پہلے بت پرست روم اور پھر پاپائی روم نے پامال کیا، تو جدید روم کی طرف سے مقدس اور لشکر کو پامال کرنا ایک ایسی مدت کے ذریعے نمایاں کیا گیا تھا جو یا تو ایک ہزار دو سو ساٹھ دنوں (بت پرست روم) پر مشتمل تھی یا ایک ہزار دو سو ساٹھ نبوتی برسوں (پاپائی روم) پر۔ علامتی ایک ہزار دو سو ساٹھ دن (بیالیس مہینے)، جو خدا کے وفادار لوگوں پر جدید روم کے ظلم کے دور کی نشان دہی کرتے ہیں—ایسے ہر دور کے لیے ایک واحد "نشان" ہوگا جو اس دور کے وفاداروں کے فرار کے وقت کی نشان دہی کرے گا۔ ان تینوں ادوار میں سے ہر ایک کا اختتام متعدد "نشانات" کے ظہور کے ساتھ ہوتا ہے، نہ کہ دور کے آغاز کی طرح کسی ایک "نشان" کے ساتھ۔

"آدھی رات ہی وہ گھڑی ہے جب خدا اپنے لوگوں کی نجات کے لیے اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ سورج نمودار ہوتا ہے، اپنی پوری تابناکی کے ساتھ چمکتا ہوا۔ نشان اور عجائب تیزی سے ایک کے بعد ایک رونما ہوتے ہیں۔ شہر خوف اور حیرت کے ساتھ اس منظر کو دیکھتے ہیں، جبکہ راستباز اپنی نجات کی علامتوں کو پروقار خوشی کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں۔ فطرت کی ہر چیز اپنے معمول سے ہٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ندیوں اور نالوں کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ سیاہ، بھاری بادل اُٹھتے ہیں اور آپس میں ٹکراتے ہیں۔ پرغضب آسمان کے بیچ میں ناقابل بیان جلال کا ایک صاف حصہ ہے، جہاں سے خدا کی آواز بہت سے پانیوں کی آواز کی مانند سنائی دیتی ہے، جو کہتی ہے: 'ہو گیا۔' مکاشفہ 16:17۔ عظیم کشمکش، 636۔

روم کی فاحشہ پر تنفیذی عدالت کا دور اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ علم بلند کیا جاتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا وہ دوسرا گلہ، جو ابھی تک بابل میں ہے، نکل آئے۔ یہ دور "نشانیوں اور عجائبات" پر ختم ہوتا ہے۔ یہ دور مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کی "دوسری آواز" سے شروع ہوتا ہے، اور خدا کی آواز پر ختم ہوتا ہے۔ یقیناً، مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کی پہلی اور دوسری آوازیں مسیح ہی کی آواز ہیں۔ پہلی آواز زندہ لاؤڈیسی ایڈونٹسٹ کلیسیا کی تحقیقی عدالت کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے، اور دوسری آواز اس دور کے خاتمے کی نشاندہی کرتی ہے، اور ساتھ ہی روم کی فاحشہ پر تنفیذی عدالت کے آغاز

کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔

پوری تاریخ اُس ہفتے کے تابع ہے جس میں مسیح نے عہد کی توثیق کی، اور عنقریب آنے والا اتوار کا قانون اُس درمیانی نشان راہ کے طور پر مجسم کیا گیا ہے جس کی نمائندگی صلیب کرتی ہے۔ دونوں تاریخوں پر الفا اور اومیگا کی مہر ہے، کیونکہ ہر ایک تاریخ کے آغاز اور انجام کی نمائندگی خدا کی آواز کرتی ہے۔ وہ سچائی کی بھی نمائندگی کرتی ہیں، کیونکہ درمیانی نشان راہ اتوار کے قانون کی بغاوت ہے، اور عبرانی لفظ "سچائی" عبرانی حروف تہجی کے پہلے، تیرہویں اور آخری حروف سے تشکیل پایا ہے۔ مکاشفہ باب اٹھارہ کی پہلی آواز مسیح کی آواز ہے، آخری آواز خدا کی آواز ہے، اور درمیان کی آواز، جو کہ خدا ہی کی آواز ہے، وہیں تیرہویں حرف کی بغاوت کی نمائندگی بھی ہوتی ہے، جب زمین کا حیوان اڑدبا کی طرح "بولتا" ہے، جیسا کہ مکاشفہ باب تیرہ میں پیش کیا گیا ہے۔

عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر بلند ہونے والا علم، خدا کے وفاداروں کے لیے 'نکل بھاگئے' کا نشان ہے، مگر یہ اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ اس نبوی مدت کے آغاز کے لیے—جو اس علم کے بلند کیے جانے پر ختم ہوتی ہے—ضرور ایک 'نشان' بھی ہونا چاہیے۔ یہی 'نشان' وہ ہے جسے یسوع اس بات کے ثبوت کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ زمین کی آخری نسل آپہنچی ہے۔ لوقا کے اکیسویں باب میں شاگرد پوچھتے ہیں کہ جب مسیح نے نشاندہی کی کہ ہیکل تباہ کی جانے والی ہے تو اس سے ان کی مراد کیا تھی۔

اور انہوں نے اس سے پوچھا، اے استاد، یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور جب یہ باتیں پوری ہونے لگیں تو کیا نشانی ہوگی؟ لوقا 21:7

پھر یسوع اُس تاریخ کی نشاندہی کرنا شروع کرتا ہے جو سال 70 تک لے جاتی ہے جب ہیکل اور شہر تباہ کر دیے جائیں گے، اور وہ آیت چوبیس تک جاری رکھتا ہے جہاں وہ بتاتا ہے کہ غیر قوموں کے "اوقات" کب پورے ہوں گے۔

اور وہ تلوار کی دھار سے گرائے جائیں گے، اور سب قوموں میں اسیر کر کے لے جائے جائیں گے؛ اور یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روندنا جائے گا، یہاں تک کہ غیر قوموں کے وقت پورے ہو جائیں۔ لوقا 21:24

یہ تصور کہ یہ آیت لفظی یروشلم کی طرف اشارہ کرتی ہے، کیتھولک الہیاتی حماقت جسے مستقبلیت کہا جاتا ہے، پر مبنی ہے، جو علامتی باتوں کو حرفی طور پر لاگو کرتی ہے اور نبوتوں کی تکمیل کو صرف دنیا کے اختتام پر رکھ دیتی ہے۔ اس آیت کے درست اطلاق پر حملہ عہد جدید کے مطالعے میں شیطان کا ایک بڑا حملہ رہا ہے۔ مسیح کے زمانے میں لفظی یروشلم، نبوی یروشلم کی علامت رہنا ختم ہو گئی، جب حرفی نبوت نے روحانی اطلاق کو بدل دیا۔ یہ مکاشفہ رسول پولس کی قائم کردہ ایک بڑی تعلیم تھا۔ یروشلم کی پائمالی 538ء سے 1798ء تک پاپائی تاریکی کے بارہ سو ساٹھ برس کی نشان دہی کرتی ہے۔

لیکن جو صحن ہیکل کے باہر ہے اسے چھوڑ دے، اور اسے ناپ نہ؛ کیونکہ وہ غیروں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرتے رہیں گے۔ مکاشفہ 11:2

نبوت کا یروشلم صلیب پر برگزیدہ شہر کی علامت نہیں رہا۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ قدیم یروشلم کی سرزمین پر قدم رکھنا ایک اچھی بات ہوگی، اور یہ کہ نجات دہندہ کی حیات و وفات کے مقامات کی زیارت سے ان کا ایمان بڑی تقویت پائے گا! لیکن جب تک آسمان سے آنے والی پاک کرنے والی آگ اسے پاک نہ کرے، قدیم یروشلم کبھی مقدس جگہ نہ ہوگا۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 9 جون، 1896۔

جب یسوع نے آیت چوبیس میں شاگردوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں 1798 میں آخر زمانہ تک پہنچایا، تب اُس نے ملیرائٹ دور کا تعارف کرایا، جب پہلے فرشتے کی منادی تاریخ میں ظاہر ہوئی۔

اور سورج، چاند اور ستاروں میں نشان ہوں گے؛ اور زمین پر قوموں میں پریشانی ہوگی، حیرانی کے ساتھ؛ سمندر اور لہریں گرج اٹھیں گی؛ خوف سے اور ان باتوں کے اندیشے سے جو زمین پر آنے والی ہیں، لوگوں کے دل بیٹھ جائیں گے، کیونکہ آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ اور تب وہ ابن آدم کو بادل میں بڑی قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو اوپر دیکھو اور اپنے سر اٹھاؤ، کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔ لوقا 21:25-28.

وہ نشانیاں جنہوں نے ملیرائٹ تاریخ کا آغاز کیا، کلام خدا کی کبھی ناکام نہ ہونے والی قدرت کے مطابق پوری ہوئیں۔

"سورج، چاند اور ستاروں میں علامات پوری ہو چکی ہیں۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 22 نومبر، 1906۔

ہم اگلے مضمون میں لوقا کا اکیسواں باب جاری رکھیں گے۔

16 دسمبر 1848 کو، خداوند نے مجھے آسمانوں کی قوتوں کے ہلائے جانے کا منظر دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ جب خداوند نے متی، مرقس اور لوقا میں درج نشانیاں دیتے ہوئے 'آسمان' کہا تو اس سے مراد آسمان ہی تھی، اور جب اس نے 'زمین' کہا تو اس سے مراد زمین تھی۔ آسمان کی قوتیں سورج، چاند اور ستارے ہیں۔ وہ آسمانوں میں حکومت کرتے ہیں۔ زمین کی قوتیں وہ ہیں جو زمین پر حکومت کرتی ہیں۔ خدا کی آواز سے آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ تب سورج، چاند اور ستارے اپنی جگہوں سے ہٹا دیے جائیں گے۔ وہ فنا نہیں ہوں گے بلکہ خدا کی آواز سے ہلا دیے جائیں گے۔

سیاہ، بھاری بادل اُبھرے اور آپس میں ٹکرائے۔ فضا چیر کر پیچھے ہٹ گئی؛ پھر ہم جبار میں موجود کھلے خلا سے اوپر دیکھ سکتے تھے، جہاں سے خدا کی آواز آئی۔ مقدس شہر اسی کھلے خلا سے نیچے اترے گا۔ میں نے دیکھا کہ زمین کی قوتیں اب ہلائی جا رہی ہیں اور واقعات ترتیب وار آ رہے ہیں۔ جنگ اور جنگوں کی افواہیں، تلوار، قحط اور وبا سب سے پہلے زمین کی قوتوں کو ہلائیں گے؛ پھر خدا کی آواز سورج، چاند اور ستاروں کو، اور اس زمین کو بھی، ہلا دے گی۔ میں نے دیکھا کہ یورپ میں قوتوں کا ہلنا، جیسا کہ بعض سکھاتے ہیں، آسمانی قوتوں کا ہلنا نہیں ہے، بلکہ یہ غضب ناک قوموں کا ہلنا ہے۔ ابتدائی تحریریں، 41۔